فون نمبر ۴۹

REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ
۳۰ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۱۹ وفا ۱۳۳۷ ہش ۱۹ جولائی ۱۹۵۸ء نمبر ۱۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

پاؤں میں نقرس کی تکلیف ابھی باقی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے [illegible] التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

لبنان کے باغیوں اور امریکی سپاہیوں میں پہلی جھڑپ

باغیوں نے امریکی فوج پر کئی گھنٹے تک گولیاں چلائیں۔ انہوں نے دو امریکی سپاہی بھی پکڑ لئے

بیروت ۱۸ جولائی۔ کل یہاں باغیوں اور امریکہ کی بحری فوج کے سپاہیوں نے پہلی بار ایک دوسرے کے خلاف گولیاں چلائیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل علی الصبح باغیوں نے ہوائی اڈے کے قریب گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ ان کی طرف سے فائرنگ کا یہ سلسلہ مسلسل کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ بالآخر امریکی فوج کو بھی جوابی کارروائی کے طور پر فائرنگ کرنا پڑی

امریکی سپاہیوں کی طرف سے گولی چلنے کے تھوڑی دیر بعد ہی باغیوں نے فائرنگ روک دی۔ اس جھڑپ میں کوئی امریکی سپاہی زخمی نہیں ہوا۔ کل باغیوں نے دو امریکی سپاہیوں کو بھی پکڑ لیا یہ سپاہی ایک جیپ میں باغی علاقے میں چلے گئے تھے۔ باغیوں نے ان سپاہیوں سے اسلحہ چھین کر انہیں چھوڑ دیا۔

لبنان میں اب تک امریکہ کی بحری فوج کے ۳۶۰۰ سپاہی اتر چکے ہیں۔ اس فوج کا اکثر حصہ ہوائی اڈے اور گودیوں کے قریب مقیم ہے۔ تاہم بعض دستے شہر کے اس علاقے میں گشت کر رہے ہیں۔ جہاں یورپین باشندے رہتے ہیں نیز بعض دستے امریکی سفارتخانے اور عملے کی حفاظت پر متعین کر دیئے گئے ہیں۔ کل بیروت کے وسطی حصہ میں باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان بھی جھڑپ ہوئی۔ دونوں نے تقریباً ایک گھنٹہ تک ایک دوسرے پر گولیاں برسائیں۔ یہ علاقہ صدر کے محل اور پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس جھڑپ میں بھی کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

کوئٹہ ۱۸ جولائی۔ کوئٹہ میونسپلٹی کے انتخابی حلقے سے ری پبلکن امیدوار خان رسول خان منتخب پاکستان اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ۔

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی زندہ ہیں۔ بغداد ریڈیو کا اعلان

شاہ فیصل، امیر عبد الالٰہ اور نوری السعید انقلاب کے پہلے روز ہی ہلاک کر دیئے گئے تھے

بغداد ۱۸ جولائی۔ بغداد ریڈیو نے جس پر عراق کی "نئی جمہوری حکومت" کا قبضہ ہے۔ اپنے ایک نشریہ میں عراق کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی کے قتل کی خبر کو غلط بتایا ہے۔ کل ریڈیو نے اس کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ڈاکٹر فاضل جمالی زندہ ہیں۔ اس کے ثبوت میں ریڈیو نے کہا انہیں ٹیلی ویژن پر بھی پیش کیا گیا تھا۔ تاہم ریڈیو نے مزید اعلان کیا کہ شاہ فیصل، امیر عبد الالٰہ اور نوری السعید قتل ہو چکے ہیں خیال ہے کہ انہیں انقلاب کے پہلے روز ہی قتل کر دیا گیا تھا۔

اردن میں برطانوی فوجیں بھیجنے پر دار العوام میں اعتماد کا ووٹ

لنڈن ۱۸ جولائی۔ اردن میں برطانوی فوجیں بھیجنے کے سوال پر کل دار العوام میں مسٹر میکملن کی حکومت کو اعتماد کا ووٹ حاصل ہو گیا۔ قرارداد کے حق میں ۳۱۴ اور اس کے خلاف ۲۵۱ ووٹ آئے۔ اس طرح ۶۳ ووٹوں کی اکثریت سے اعتماد کا ووٹ پاس ہو گیا۔ مسٹر میکملن نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ حسین نے فوجیں بھیجنے کی درخواست کرتے ہوئے اطلاع دی تھی۔ کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے جس کے روز عراق کی طرح اردن میں بھی حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ادھر شام کی فوج اردن کے لئے پہلے ہی خطرہ بنی ہوئی تھی۔ سو انہیں ان حالات میں وہاں فوج بھیجنی ناگزیر تھی۔ یہ قدم امریکہ کی پوری حمایت اور منظوری سے اٹھایا گیا ہے ۔

امریکہ نے اپنے بحری دستوں کو مزید کمک بھیج دی

واشنگٹن ۱۸ جولائی۔ ایک امریکی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے لبنان کے ساحل کے قریب اپنے بحری دستوں کو بھاری کمک پہنچا دی ہے۔ اب تک ان کی مدد کے لئے دو طیارہ بردار جہاز، ۱۶ تباہ کن جہاز اور ایک کروزر پہنچ چکے ہیں اسی طرح برطانوی تباہ کن جہازوں کے تین بیڑے مشرقی بحیرہ روم میں پہنچ گئے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

آئندہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک ربوہ کے پتہ پر ارسال کی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

عراق میں عوامی فوج بنانے کا فیصلہ

بغداد ۱۸ جولائی۔ عراق کی نئی حکومت نے رضا کاروں پر مشتمل ایک عوامی فوج بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل بغداد ریڈیو نے عوام سے اس فوج میں شامل ہونے کی اپیل کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عنقریب سارے ملک میں بھرتی کے دفتر کھول دیئے جائیں گے۔ ریڈیو نے عوام کو تلقین کی کہ صرف انقلابی حکومت کے اعلان مانیں اور کسی قسم کے مخالف اعلانوں پر کان نہ دھریں۔

بغداد میں روسی سفیر متعین کرنے کا مطالبہ

بغداد ۱۸ جولائی۔ عراق کی انقلابی حکومت نے روس سے کہا ہے کہ وہ جلد اپنا سفارتی نمائندہ بغداد بھیجے۔ اسی طرح اس نے چین کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں ضروری کارروائی کی ہے۔

راوی اور چناب میں سیلاب

لاہور ۱۸ جولائی۔ آج شام تک راوی میں شدید سیلاب کا اندیشہ ہے۔ کل دریا نے شاہدرہ کے علاقے میں کنارے توڑ دیئے تھے۔ اسی طرح چناب میں بھی پانی کا زور بڑھ رہا ہے۔ کل مرالہ پر پانی کا اخراج ۲ لاکھ ۲۰ ہزار کیوسک تھا شام تک یہ ۲ لاکھ ۷۷ ہزار کیوسک ہو گیا ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء

اسلم پرویز کی ناپاک ہرزہ سرائی

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک شخص اسلم پرویز ایم۔اے کا ایک نہایت درجہ دل آزار مضمون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی کے خلاف پیغام صلح میں شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے الفضل کے کالموں میں شائع ہو چکا ہے۔ ہر چند کہ اسلم پرویز کا یہ مضمون دل آزار طعن و تشنیع کے سوا اپنے اندر کوئی علمی حقیقت نہیں رکھتا تھا مگر پھر بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے جواب کے بعد امید تھی۔ کہ اسلم صاحب جو بھی وہ ہیں (کیونکہ ہمیں تو یہ ایک محض فرضی نام معلوم ہوتا ہے) خاموش ہو جائیں گے لیکن ۳ جولائی کے پیغام صلح میں ان کی طرف سے جو دوسرا مضمون حضرت میاں صاحب مدظلہ کے خلاف نکلا ہے۔ اس نے تو بدگوئی اور نیش زنی کی حد کر دی ہے اور دل آزاری اور طعن و تشنیع اور ناپاک ذاتی حملوں کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ہم اپنے کالموں کو اس گندے مضمون کا کوئی اقتباس دے کر ناپاک نہیں کرنا چاہتے مگر اسلم صاحب اور ان کے ہمنواؤں اور ہم مشربوں سے ایک بات ضرور کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ دنیا کے معروف تجربہ کے مطابق جس کا ذکر اسلم پرویز نے بھی ضرور سنا ہوگا۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے۔ چنانچہ جو کچھ آج سے تیرہ سو سال قبل بعض مسلمان کہلانے والے ناپاک وجودوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر اولاد کے ساتھ کربلا وغیرہ کے میدان میں کیا تھا وہی کچھ آج ان کے چیلے چانٹے اور ان کے معنوی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ صرف یہ فرق ہے کہ وہاں تیغ و سنان تھے۔ اور یہاں زبان و قلم کا خنجر ہے۔

بہرحال ہرانے والوں نے تاریخ کا یہ ورق تو دہرا لیا۔ اور تقدیر کا نوشتہ جو ان کی قسمت میں لکھا تھا پورا ہوا۔ اب انشاء اللہ تاریخ اپنا دوسرا ورق بھی ضرور دہرائے گی اور جس طرح آج مشرق و مغرب میں جاوا سماٹرا سے لے کر مراکش تک اور جنوب و شمال میں لنکا سے لے کر بخارا و تاشقند تک کے سارے مسلمان بلا استثناء مقدس آل رسول کو تیغ و سنان سے چھیدنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جس میں خود ان بدبختوں کی اپنی نائب نسل بھی شامل ہے۔ اسی طرح وہ دن بھی آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ کہ جب مسیح محمدی کے جگر گوشوں کو اپنی زبانوں اور قلموں سے اس بے دردی کے ساتھ زخمی کرنے والوں کو کل کی احمدی دنیا جس میں انشاء اللہ خود ان لوگوں کی اپنی اولاد کا ایک حصہ بھی شامل ہوگا لعنتیں بھیجے گی۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اسلم پرویز کے اس مضمون میں کوئی ایک بات بھی اصول کے رنگ میں یا کسی اختلافی عقیدہ کی بحث میں یا کسی نوع کے علمی اور تحقیقی انداز میں نہیں کہی گئی بلکہ یہ مضمون از اول تا آخر دل آزار طعن و تشنیع اور ناپاک ذاتی حملوں اور انتہائی قسم کی پست نوک جھونک سے بھرپور ہے۔ اور جا بجا اسلم پرویز جی کے الفاظ [illegible] اور [illegible] کے انداز کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ اس معاملہ میں سراسر بادی بھی ہیں جس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے کسی قسم کی ابتداء ہونے کے بغیر از خود یہ گندی ہولی شروع کی ہے۔ بس اس وقت ہم ان کے اس صد درجہ ناپاک حملہ کے جواب میں تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتے کہ

وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون

خاتم النبیین کون ہے

عیسائیوں نے حال ہی میں پھر ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں دعوے کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یا بقول عیسائیوں کے یسوع مسیح ہی خاتم النبیین ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مصنف نے یہ ٹریکٹ لکھ کر دراصل عیسائیت کی بنیاد پر خود ہی کلہاڑا چلا دیا ہے۔ عیسائیت کی بنیاد عقیدہ تثلیث اور اس سے پیدا ہونے والے عقائد کفارہ وغیرہ پر ہے۔ تثلیث کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ تین حصوں پر منقسم ہے۔ ایک وہ حصہ جو آسمان پر قائم ہے۔ دوسرا یسوع مسیح اور تیسرا روح القدس۔ اس عقیدہ کے مطابق عیسائی یسوع مسیح کو خدا یا خدا کا اکلوتا بیٹا مانتے ہیں اور اس کی الوہیت کے قائل ہیں۔

پھر عیسائی یسوع مسیح کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ انجیل میں صاف صاف لکھا ہے کہ نبوت یوحنا تک تھی۔ اور یسوع مسیح نبی نہیں بلکہ "افضل" ہے۔

اب جب یسوع مسیح ان عقائد کے مطابق نبی ہی نہیں۔ تو اس کو خاتم النبیین کہنا بہت بڑی جسارت ہے۔ پھر تمام عیسائی لٹریچر میں جس میں اناجیل اربعہ، رسولوں کے اعمال اور ان کے مکتوبات بھی شامل ہیں یسوع مسیح کے لئے خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔

اس سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں کے اصل عقائد کے مطابق یسوع مسیح نبی نہیں۔ اس لئے ان کے لئے خاتم النبیین کا لفظ استعمال کرنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ البتہ اگر وہ یسوع مسیح کی الوہیت سے توبہ کر لیں۔ اور وہ بھی مسلمانوں کی طرح [illegible] بندہ تسلیم کر لیں۔ تو پھر خواہ واقعۃً غلط ہی کیوں نہ ہو وہ یہ سوال اٹھا سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ یسوع مسیح کو مسلمانوں کی طرح انسان مان لیں۔ تو انہیں لامحالہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جیسا کہ اب ان کا عقیدہ ہے آپ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ اس صورت میں بھی عام معنے کے مطابق وہ آخری نبی نہیں ہو سکتے۔

واقعہ یہ ہے کہ آج اسلام کے زیر اثر عیسائیوں میں بہت سے ایسے فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ جو یسوع مسیح کو صرف ایک انسان مانتے ہیں اور ان کا آسمان پر صعود و نزول صرف روحانی مانتے ہیں چنانچہ Unitarians کا عیسائی فرقہ ایسا ہی مانتا ہے۔ پھر کئی دیگر فرقے بھی حال ہی میں پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ Watch Tower والے جو آپ کا روحانی صعود و نزول مانتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ ۱۹۱۴ء میں روحانی نزول بھی فرما چکے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس صورت میں بھی یسوع مسیح آخری نبی نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہاں ان مسلمانوں کے لئے بڑی دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی راہنمائی کے لئے آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ اور فی الواقعہ صلیبوں کو توڑیں گے اور خنزیروں کو قتل کریں گے اور اسلام کے پرشکوہ عیسائیت کے خلاف قتال کریں گے۔ اور دجال کو فی الواقعہ قتل کریں گے۔

یہ ایسا عقیدہ ہے جو عیسائیوں کے اس نئے ادعا کو بڑی تقویت دیتا ہے کہ یسوع مسیح ہی خاتم النبیین یعنے آخری نبی ہیں ایسا نبی جس کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس عقیدہ کے مطابق یسوع مسیح یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی وہ نبی ثابت ہوتے ہیں جو سب سے آخر اس زمین پر زندہ موجود رہیں گے۔ اور یہاں وفات پائیں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے اسی غلط عقیدہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ دراصل یسوع مسیح کو خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا اکلوتا بیٹا مانتے ہیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بجسد عنصری آخری زمانہ میں نزول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو "آخری نبی" کے طور پر صرف ان مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے پیش کر دیا۔ جو خاتم النبیین کے معنے ایسے نبی کے لیتے ہیں جس کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

عیسائیت دنیا میں نہی فریب کاری کی وجہ سے زندہ ہے۔ وہ جس ملک میں جاتی ہے یسوع مسیح کو انہی لوگوں کے لباس میں ڈھال لیتی ہے۔ چنانچہ جب شروع شروع میں وہ رومیوں میں گئی۔ تو اس نے یسوع مسیح کو سب سے بڑے رومی دیوتا کے روپ میں پیش کیا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ عیسائیت میں سارا بگاڑ بھی اسی وجہ سے پیدا ہوا

(باقی دیکھیں ص)

انگلستان میں تبلیغِ اسلام کیلئے احمدیہ مشن کی کامیاب مساعی

رمضان المبارک کے بابرکت ایام۔ مسجد فضل لندن میں عید الفطر کی مبارک تقریب

احمدیہ مشن لندن کی ششماہی رپورٹ

(از مکرم میاں محمد عبد الوہاب صاحب متعلم امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن۔ بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۵)

متفرقات

۱۔ دسمبر میں جماعت کی نئی فنانشل کمیٹی مقرر کی گئی جو مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

صدر۔ جناب چوہدری عبد الرحمٰن صاحب واقفِ زندگی۔

سیکرٹری۔ پروفیسر سیّد سلطان محمود صاحب شاہد واقفِ زندگی۔

معاون سیکرٹری و رکن۔ (میاں) محمد عبد الوہاب امپیریل کالج۔

مالی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے جناب سید سلطان محمود صاحب شاہد نے چندہ کی فراہمی اور کرایہ جات کی وصولی پر بہت زور دیا۔ اور ان کی کوششوں کی بدولت مالی آمدنی میں خاصی ترقی ہوئی۔ اور اس آمدنی سے ہی عملہ اور دوسرے متفرق اخراجات دعوتوں کے علاوہ مسجد اور مشن کی جائداد کی صفائی کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

۲۔ جمعہ کے موقعہ پر "وقفِ جدید" کی تحریک کو احباب جماعت کی خدمت میں امام صاحب نے پیش کی۔ اور دوستوں سے اس میں حصّہ لینے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس وقت قریباً دس احباب نے دس۔ دس شلنگ نقد چندہ دیا۔ اور باقی نے وعدے لکھوائے۔

۳۔ اس دفعہ رمضان المبارک مشن ہاؤس میں بڑی کامیابی سے گزرا۔

پنجگانہ نمازوں کے علاوہ دوستوں نے مل کر باجماعت نوافل کا بھی انتظام کیا۔ اور اس موقع پر مکرمی مولوی عبد الحکیم صاحب (سابق مبلغ مغربی افریقہ) نے قرآن کریم ناظرہ لوگوں کو سنایا جس کے لئے احباب جماعت مولوی صاحب کے ممنون ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ عصر کے بعد قرآن مجید کے ایک چوتھائی حصّہ کا درس جناب امام صاحب دیتے رہے۔ اور اس موقعہ پر احباب کی افطاری اور کھانے کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔

ہر افطاری کے بعد تمام جماعت کے لئے اور میزبان کے لئے دعا کی جاتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر اور احمدیت و اسلام کے بول بالا کے لئے بھی دعا کی تلقین کی جاتی رہی۔

۱۹ر اپریل یعنی ۲۹ ماہ رمضان کو ایک مجموعی دعا کی گئی جس میں تمام احباب نے شرکت کی اور اسلام و احمدیت کی ترقی حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور دیگر بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے لئے خصوصاً بہت دعائیں کی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی بہنوں کے لئے افطاری کا ایک دن انتظام کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ لنڈن مشن نے اپنے دستور میں یہ شق بھی شامل کی ہے۔ کہ ہر میٹنگ کے دن تمام بہنیں اپنے گھر سے کچھ نہ کچھ کھانے کے لئے بنا کر لائیں۔ افطاری بھی اسی طرح تمام کی مجموعی سعی و کوشش کا نتیجہ تھی۔ بیگم امام صاحب۔ بیگم عارف نعیم صاحبہ اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ کھانا مشن ہاؤس میں ان بیگمات نے بنایا تھا۔

۲۱ر اپریل کو عید الفطر منائی گئی۔ اس موقعہ پر ایک بڑا خیمہ لگایا گیا۔ جس میں بیک وقت تین سو مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کلیم اللہ شاہ صاحب مکرمی سید سلطان محمود صاحب شاہد۔ مظفر احمد صاحب۔ منیر احمد صاحب۔ عزیز دین صاحب۔ عبد الوہاب خان صاحب نے اس موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کر کے ثوابِ دارین حاصل کیا۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص نے شرکت کی۔ بیرونی ممالک کے سفارت خانوں کے نمائندے۔ پارلیمنٹ کے ممبر۔ لنڈن کے ڈاکٹرز اور یونیورسٹی کے پروفیسران بھی شامل تھے۔ موسم بہت خوشگوار رہا اور دھوپ میں رنگا رنگ کی پوشاکیں عجب منظر پیدا کر رہی تھیں۔ ہر ایک خوشی و مسرّت میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہا تھا۔

.... اس طرح احمدی احباب بڑے خلوص سے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ اور سادگی و خوبصورتی اور محبت و خلوص کے اس مظاہرے سے مہمان بہت متأثر تھے۔

خطبہ عید کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔ جس کے بعد مختصر سی تقریر میں مولود خان صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسلامی رواداری اور امن پسندی کو خاص طور پر پیش کیا۔ اس تقریب پر Pakistan Times, Jewish Chronicle, Daily Mirror اور Evening Standard کے نامہ نگار بھی موجود تھے۔ جنہوں نے اپنے اخبارات میں اس تقریب کا ذکر کیا۔ Jewish Chronicle کا تبصرہ احباب کی دلچسپی کے لئے پیشِ خدمت ہے (ترجمہ) جناب امام صاحب نے مجھے "السلام علیکم" کہہ کر خوش آمدید کہا۔ اور میں نے انہیں بتایا کہ میں Jewish Chronicle کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ عید الفطر کا اسلامی تہوار بروز ... مسجد لنڈن میں منایا گیا۔ مسلمانوں کا یہ تہوار جو رمضان کے مہینہ کے اختتام پر منایا جاتا ہے

ملفوظاتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبتِ الٰہی کی برکات

"جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اسکو اختیار کر لیتا ہے۔ اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳)

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے جب انجمن بنائی تو انہیں بھی اس کا ممبر نامزد فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر غیر مبایعین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے۔

(یحیٰ فضلی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

میں غالباً ۱۸۵۲ء میں نیازی افغان گھرانے میں بمقام میانوالی پیدا ہوا۔ میری عمر شمسی حساب سے ۷۰ سال ہے میری ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے ایک ورنیکلر اسکول میں ہوئی۔ اسی زمانہ میں ایک خواب میں دیکھتا ہوں کہ تہ خانہ کی طرح ایک مکان میں ایک مردہ نفیس کفن میں لپٹا ہوا ہے جو زندہ ہو کر مجھ سے بنظر لطف کلام کرتا ہے اور نوازش کرتا ہے۔ اس کے ہنسنے سے میں نے دیکھا کہ ایک دانت شکستہ ہے

یہ خواب جب میں نے بیان کی تو بعض آدمیوں نے اس حلیہ سے جو میں نے بیان کیا یہ کہا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ مجھے بچپن سے دین کے ساتھ دلچسپی پیدا ہو گئی اور سکول سے خارج اوقات میں میں نے اپنے شوق سے مسجد میں جا کر قرآن کریم پڑھنا شروع کیا مجھے اپنے ذہن اور حافظہ میں ترقی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنی معلومات بڑھانے کے لئے دینی مدرسوں میں جانا شروع کیا اور اس طرح میری عمر کا زیادہ حصہ اپنے گھر سے باہر گزرا مگر کہیں قرار میسر نہ ہوا اور اسواسطے میری دینی تعلیم ادھوری رہی۔ میری رواجی تعلیم بھی مکمل نہ تھی جس کو میں نے نارمل سکول راولپنڈی میں مکمل کیا اور مجھے سررشتہ تعلیم میں ملازمت مل گئی۔ اثناء تعلیم میں مجھے فقراء کی خدمت میں حاضر ہونے کا ہمیشہ شوق رہا اور جہاں کوئی اہل دل معلوم ہوا اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حتیٰ کہ میں نے خواجہ شمس الدین صاحب سیال سے جو حضرت سلیمان تونسوی کے خلیفہ اور چشتی طریق رکھتے تھے بیعت کی۔ مگر سوائے ان رسوم کے جو ان سلسلوں میں مروج ہیں اور کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور اہل حدیث کی صحبت میں پہونچکر مجھ کو وہ رسوم بھی ترک کرنے پڑے سررشتہ تعلیم کی ملازمت کے سلسلہ میں مجھے پشاور کے ورنیکلر سکول کی ہیڈ ماسٹری مل گئی۔ اگرچہ میں حنفی خاندان میں پیدا ہوا اور حنفی علماء کے زیر تربیت رہا مگر پشاور آکر میرے خیالات میں تغیر آیا۔ اور یہاں مجھے اہل حدیث کی صحبت میسر آئی میں نے تبرکاً بخاری مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے ولد اکبر مولوی عبد اللہ صاحب سے اور کچھ ہدایہ ایک فقیر مفتی عزیز الدین صاحب سے پڑھا اہلحدیث کے ساتھ مباحثے رہے اور ان کی کتب کا مطالعہ جاری رہا اور اس کا یہ اثر ہوا کہ میں نے اہلحدیث کا مذہب مقلدین کی نسبت اقرب بصواب پایا۔ مجھے یہ اصل خطرناک معلوم ہوا کہ فقہ قرآن اور حدیث پر قاضی ہے۔ سو میں نے یہ ترقی کی کہ قرآن اور حدیث فقہ پر قاضی ہے۔ اس سے ترقی کرنے کا ایک اور زینہ اور وہ یہ کہ قرآن، حدیث اور فقہ دونو پر قاضی ہے۔ کسی اور وقت کے لئے مقدر تھا۔ اہلحدیث یہاں وہابی کے نام سے موسوم ہیں اور مورد طعن رہتے ہیں۔ اگرچہ میں ان میں شامل ہو کر نسبتاً محفوظ رہا۔ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں ان کی ترقی بھی رک گئی ہے اگرچہ میں اہلحدیث کو نسبتاً بہتر سمجھ کر شامل ہوا تھا مگر میں نے ان میں سے کسی میں اسلامی برکات کا نمونہ نہ پایا اور مجھ کو ہمیشہ کسی اہل دل کی تلاش رہی۔ مجھ کو پشاور میں ایک شخص صوفی عبد الکریم نام ملا جو نجاری کا کام کرتا تھا اور حضرت صاحب نعمابہ کا فیضیاب اور نقشبندی سلسلہ رکھتا تھا اس نے بغیر اس کے مجھ سے یا میرے ایک دوست سے جو میرے ساتھ اس کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اپنی بیعت کا تقاضا کرے یا اپنے سلسلہ کے رسوم کا پابند کرے ہم دونو کو اپنے سامنے بٹھا کر توجہ دینی شروع کی۔ ہم دونو گاہ گاہ اس کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اور وہ کسی مسجد میں بیٹھ کر ہم دونو کو توجہ دیتا تھا۔ اور توجہ دینے کے وقت وہ بڑی مشقت محسوس کرتا تھا اور سردیوں میں اسکو پسینہ آجاتا تھا۔ اس توجہ سے جو کچھ مجھ کو حاصل ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ میرے سینہ کے اندر ایسا ذوق پیدا ہوتا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہ کیفیت اکثر اوقات طاری رہتی تھی۔ اس کا اثر نمازوں میں بہت ہی نمایاں ہوتا تھا یہ ایسی لذت تھی کہ اس کے لئے ساری دنیا کا ترک کرنا آسان ہے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمت عطا کی کہ قرآن کریم بہت قلیل عرصہ میں حفظ کر لیا۔ اور آج تک میں اس مبارک کتاب کو دو ہزار دفعہ سے زیادہ تلاوت کر چکا ہوں اور تدبر کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور اگرچہ اس سے میں نے جسمانی اور روحانی دونوں فائدے حاصل کئے ہیں والحمد للہ علی ذالک۔ مگر بہت سے مقامات ہیں جن کو میں اب تک نہیں سمجھا۔ اور یہ انسان کی اپنی استعداد کا قصور ہے۔

میں اسی حالت میں تھا کہ مجھ کو ایک اور دور میں داخل ہونا پڑا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی براہین احمدیہ میرے مطالعہ میں آئی۔ میں نے آپ کا علم نہایت وسیع پایا اور یہ بھی کہ وہ کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اور آسمانی ہے زمینی نہیں اور اس میں نور ہے۔ اس پر مجھ کو مصنف کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور اس امید پر کہ شاید میری پیاس وہاں بجھے اس شوق نے مجھے ۱۸۸۸ء میں قادیان پہنچایا میرے ساتھ ایک اور معزز شخص بھی تھا جو امیر شیر علی خاں کے دربار میں وزیر تھا۔ اور ایک دنیوی غرض کے لئے گیا تھا۔ ہم نے حسن اتفاق سے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو وہاں پایا۔ جن کے دیکھنے کا شوق رہتا تھا آپ (حضرت مسیح موعودؑ) کی خدمت میں میں نے اپنا مدعا لکھ کر اظہار کیا کہ میرا یہ سفر صرف دینی ترقی کے لئے ہے اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے میری بیعت نہ لی اور اس کو اور وقت کے لئے ملتوی کیا سو میں بے بیعت واپس آیا اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ سے مراسلت شروع ہوئی انہوں نے مجھے زیادہ شوق دلایا اور میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کے بعد میں ہر سال ایک دو دفعہ قادیان جاتا رہا۔ اور ہر کتاب جو قادیان سے نکلی۔ میں نے بہت شوق سے اس کا مطالعہ کیا

میں نے اپنے تغیر کو اخفا میں نہ رکھا لوگوں نے میرے برخلاف فتنہ برپا کیا اور اس فتنہ میں زیادہ حصہ لینے والے اہلحدیث تھے ان کو میرے الگ ہونے سے واقعی سخت صدمہ ہوا۔ لوگوں کے ساتھ خصوصاً اہلحدیث کے ساتھ زبانی اور تحریری مباحثے ہوئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمدی جماعت یہاں بن گئی۔ حضرت مرزا صاحب کی عمر میں سے میں نے ۲۰ سال کا زمانہ پایا اور آپ کے علم اور ذہن رسا کے متعلق میرا اعتقاد بڑھتا گیا آپ نے کئی کتابوں میں میرا ذکر بھی کیا۔

اس ۲۰ سال کے عرصہ میں ابتلاء کے کئی مواقع پیش آئے۔ پہلا موقع تو یہ تھا کہ آپ نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ کے برخلاف علماء نے بڑا فتنہ برپا کیا۔ لوگوں کے دلوں میں جو کینہ تھا وہ تازہ ہو گیا۔ اور ہر جگہ یہ جماعت محل ایذا ہو گئی۔ اس حلقہ پر مولوی محمد حسین صاحب نے بھی جس کا تعلق میرے ساتھ پہلے کا تھا مراسلت شروع کی اور میرے اور ان کے درمیان چند خط آئے گئے دلائل سے اتر کر آخری مطالبہ جو اس نے مجھ سے کیا وہ یہ تھا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ رہ کر روحانی فیض ان سے نہیں پایا۔ اور میں ان کے حال سے زیادہ واقف ہوں اگر تم نے کوئی روحانی فیض حاصل کیا ہو تو مجھے بتاؤ۔ میں نے اس کے جواب میں یہ آیت لکھ دی۔

قال یا قوم ارئیتم ان
کنت علی بینۃ من ربی
و آتنی رحمۃ من عندہ
فعمیت علیکم انلزمکموھا
و انتم لھا کارھون ۝
(ھود ع ۳)

غرض ایک عقیدہ جو صدیوں سے دلوں میں راسخ چلا آتا تھا اور کچھ دلائل بھی ساتھ رکھتا تھا۔ اس کا خلاف قبول کرنا آسان نہ تھا تاہم مجھ کو اس کے قبول کرنے میں مشکلات پیش نہیں آئیں۔ خلاصہ اس کا صرف یہ تھا کہ لوگ قرآن پر حدیث کو قاضی سمجھتے تھے اسواسطے احادیث میں نزول مسیح کی جو پیشگوئی ہے اسکو تو اپنے اصل پر رہنے دیتے تھے اور قرآن کریم میں اس کے برخلاف کوئی آیت آتی تھی تو اس کی تاویل کر دیتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے قرآن کو اصل پر رہنے دیا۔ اور احادیث کی تاویل کر دی جو سنت الٰہی کے مطابق تھی جیسا کہ ایلیا اور یحیٰ کے معاملہ سے ظاہر ہے۔ اس مسئلہ نے تو ایک اصولی عقیدہ کی بنیاد ڈالی کہ قرآن کریم احادیث پر قاضی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی: اموال بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کو قرآن مجید کی طرف دعوت دینے والا رجل عظیم

(از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں)

انیسویں صدی کے نصف آخر میں جب مسلمانانِ عالم پر نکبت و ادبار کی گھٹائیں تاریک چھائی ہوئی تھیں اور کس مپرسی و بےکسی کی ظلمتیں چھا رہی تھیں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ یہ وہ نازک وقت تھا جب مسلمانوں کے دلوں میں مایوسی طاری تھی علمبردار جہاد بالسیف کے نعروں سے ان کے خون کو گرما رہے تھے۔ انگریزی خواں طبقہ انگریزی تعلیم اور ان کی تہذیب کو اپنانے کو ذریعہ کامیابی قرار دے رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آواز بلند فرمائی ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے اب تمہیں پھر ہے بلایا
کہ سوچو! عزت خیر البرایا

الغرض عین اس وقت جب انگریز اپنی حکومت کو اسلامی ممالک میں مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لئے مسلمانوں کو قرآن مجید سے دور رکھنے کے لئے کوشاں تھا۔ اور اس غرض کے لئے انگریزی اقتدار کے جلو میں پادری صاحبان جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام کی حقانیت پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ منطق اور فلسفہ اور سائنس کے مسلمات کی رو سے اسلامی تعلیمات کو خلاف عقل ثابت کر رہے تھے اور ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان ان کے استدلال سے مرعوب ہو کر عیسائیت قبول کر رہے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے واضح اور صاف لفظوں میں فرمایا کہ

"قرآن کریم کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم کیا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اور اس کے ساتھ ہی آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ مغربیت زدہ مسلمانوں اور علمبرداران عیسائیت کو للکار کر فرمایا کہ

"مجھے بھیجا گیا ہے کہ تا میں یہ ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے دیئے گئے ہیں جن کے مقابلہ میں تمام مذاہب اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علومِ حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسٰیؑ کے معجزات سے صدہا زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے .... میں دیکھتا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ہیں۔ ان کے خدا مردے ہیں۔ اور خود وہ تمام مردے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔"
(انجام آتھم صفحہ ۲۳۱)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ زندگی بخش آواز ہی تھی جس نے انیسویں صدی کے مسلمانوں کے قلوب میں امید و رجاء کی شمع کو روشن کیا۔ اور آپ ہی وہ رجل عظیم تھے جنہوں نے مایوس و ناامید ہونے والے مسلمانوں کو اس "صبح صادق" کے ظہور کا مژدۂ جانفزا سنایا۔ حضورؑ نے فرمایا:

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے خداوند تعالےٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی ہے یہ وہی صبح صادق ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالےٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا ہے۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو تمہاری زندگی کا دن آ گیا۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱)

الغرض آپ نے اسلام اور مسلمانوں کے روشن مستقبل کی "صبح صادق" کی بشارت دی۔ بلکہ عین اس زمانہ میں جب انگریزی حکومت اپنے عروج و اقبال پر تھی۔ عیسائی علی الاعلان یہ کہہ رہے تھے کہ "خدا تعالےٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلشیہ کی زیر نگیں ہے تاکہ یسوع مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے تک لہرائے"
(علمائے حق کے کارنامے صفحہ ۲۶)

آپ نے اسلام کی فتح و ظفر کی ان شاندار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی کہ

"یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۸)

پھر فرمایا: ؎

"اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن"

نیز فرمایا:

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۹)

یہ وہ زندگی بخش آواز تھی جو آج سے ثلث صدی قبل فضائے بسیط میں گونجی۔ اور یہ وہ معجز نما پیغام تھا جس نے اس وقت مسلمانوں کو قرآن مجید کو مشعل راہ بنانے کی ترغیب دی جب وہ اس سرچشمۂ حیات کتاب کو طاقچوں کی زینت بنا چکے تھے اور علمی و عملی اور اعتقادی رنگ میں اس کی اعجازی قوتوں پر ان کا ایمان متزلزل ہو چکا تھا۔
(باقی)

مجاہدین تحریک جدید سے خطاب

"بے شک یہ دن قحط کے ہیں مصائب کے ہیں۔ آفات کے ہیں۔ مگر دین کی خدمت کرنے والا بھی تمہارے سوا کوئی نہیں۔"

"یاد رکھو اگر تم دین کے لئے قربانی کرو گے تو تم بھی زندہ رہو گے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالےٰ اور اس کے دین کے لئے قربانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے مرنے نہیں دیتا۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات پڑھنے کے بعد امید ہے ہر مخلص مجاہد اپنی موعودہ رقم چندہ تحریک جدید سینکڑوں مجبوریوں کے باوجود جلد از جلد سو فیصدی ادا کرنے کا عزم صمیم کرے گا۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے واقف زندگی طلبہ

ایسے واقف زندگی طلبہ جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے فوراً اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں اور نتیجہ نکلنے پر دفتر وکالت دیوان میں خود حاضر ہو جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

انصار اللہ کیلئے قرآنی بشارت

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم میں ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم کہ اے ایمان والو۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے۔ تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدموں کو ثابت قدمی عطا کرے گا۔ (سورہ محمد پ ۲۶)

اس آیت میں اللہ کی مدد سے مراد اللہ کے دین کی امداد ہے۔ کیونکہ اللہ کی ذات غنی اور حمد صفات رکھتی ہے۔ یعنی اسے کوئی احتیاج نہیں اور باقی سب جہان اس کا محتاج ہے۔ پس جو لوگ خدا کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ خود دیندار ہیں اور دوسرے بھائی بندوں کو دیندار بناتے ہیں۔ اور اس طرح خدائی احکام کو دنیا میں نافذ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآنی بشارت ہے۔ کہ خدا ان کی امداد فرمائے گا۔ یعنی نیک بدلے دے گا۔ اور ان کو ترقی اور عزت دے گا۔ اگر ہم صحابہ کی زندگیوں کو دیکھیں تو معلوم ہوگا۔ کہ ان لوگوں نے خدا کے دین کی امداد کی۔ اس کے بدلے میں خدا نے ان سے یہ سلوک کیا کہ ان کو عزت دی اور دینی و دنیوی ترقی عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ وہ زمینی سے آسمانی بن گئے۔

آنحضرت صلعم اور صحابہ کا یہ نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام "انصار اللہ" پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ پس مجالس انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے ہاں ممبران انصار اللہ کا جائزہ لیتے رہیں۔ کہ کیا وہ خود دیندار ہیں۔ اور کیا وہ اللہ کے دین کی امداد کرتے ہیں۔ اگر یہ دو وصف ان کے اندر پیدا ہو گئے۔ تو وہ خدا کے نزدیک بھی "انصار اللہ" ہوں گے۔ اور جیسے صحابہؓ انصار اللہ بن کر عزت و ترقی حاصل کی۔ یہاں بھی وہی عزت و ترقی کی صورت ہوگی۔ لمثل ھٰذا فلیعمل العاملون ۰

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی تاجر سے خطاب

تیز تر اپنی تجارت کر کے چندے دیجئے
چپہ چپہ پر خدا کا گھر بنانا ہے ہمیں

مجلس شوریٰ میں جو وعدے کئے تھے آپ نے
آپ کے اس جوش کو بھی آزمانا ہے ہمیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

چندہ مقامی تعلیم و اصلاح

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مقامی تعلیم و اصلاح کے لئے ایک اہم تحریک فرمائی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے مخیر دوست آگے آئیں۔ جو تین سال تک کم از کم پچیس روپے ماہوار یا تین سو روپے سالانہ اس غرض کے لئے خاص چندہ دیں۔ اس تحریک میں بہت سے احباب نے وعدے کئے تھے۔ لیکن بعض احباب نے ابھی تک اپنی موعودہ رقوم ادا نہیں کیں۔ ان سے التماس ہے کہ براہ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک اس کارخیر میں شامل نہیں ہوئے۔ ان تمام احباب سے التماس ہے کہ وہ اس نہایت ہی مفید تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ وعدوں کی اطلاع نظارت بیت المال یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائے اور تمام رقوم جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں (ناظر بیت المال ربوہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

عرصہ ہوا کہ زعماء صاحبان انصار اللہ کو تشخیص بجٹ کے فارم بھیجے گئے تھے لیکن بعض مجالس کے زعماء صاحبان نے بعد تکمیل بجٹ فارم واپس نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ان کی مجلس کے چندہ بجٹ کی تعین کر کے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اب سال تمام ہونے میں صرف چھ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جس میں ہر ایک مجلس کے زعیم نے اپنی اپنی مجلس کے اراکین سے چندہ انصار اللہ وصول کر کے آخر دسمبر تک اپنا اپنا بجٹ پورا کرنا ہے۔ اسلئے بجٹ جلد بعد تکمیل مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا قیام

جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قائم کی جا رہی ہے لہٰذا ان اداروں کے جملہ اولڈ بوائز کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اس بارہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں اور مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

کوائف

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) سن و تاریخ داخلہ (۴) عرصہ تعلیم (۵) ڈگری (۶) موجودہ نوعیت۔

اولڈ بوائز سے مراد ۱۹۰۶ء سے گزشتہ ۱۹۵۸ء تک ہے اس لئے بعض دوست اور بزرگ وفات پا چکے ہیں اگر ان کے کسی عزیز یا دوست کو ان کے مندرجہ بالا کوائف کا علم ہو۔ تو وہ بھی براہ نوازش مطلع فرمائیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

(۱) ۱۴ اور ۱۵ جولائی کی درمیانی شب کو قاضی عبد الوحید صاحب لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے ممتاز قاضی خاندان میں سے قاضی عبد المجید صاحب مرحوم کے پسر اور لفٹیننٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب کے بھائی اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب مرحومؓ وزیر آبادی کے داماد تھے۔ واقف زندگی اور موصی تھے۔ جب تک صحت رہی بطور دیہاتی مبلغ خدمات سر انجام دیتے رہے۔ طویل مدت سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اب لاہور میں زیر علاج تھے۔ ۴۳ سال عمر پائی۔ مرحوم ملنسار اور مخلص آدمی تھے۔ جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب امیر مقامی نے باوجود علالت طبع کے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور میت کو کندھا دیا۔ ۱۵ جولائی قبل دوپہر مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند درجات عطا فرمائے۔ نیز بیوہ اور لڑکے پر جو مرحوم کی واحد یادگار ہے۔ اپنی رحمت سایہ کا رکھے۔ آمین

(فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ)

(۲) مورخہ ۲۶/۵ کو چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا محمد افضل عمر ساڑھے پندرہ سال جو کہ ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول گنٹھیالیاں کی جماعت دہم میں تعلیم حاصل کرتا تھا چند دن بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ اس بے وقت موت کی وجہ سے لڑکے کے لواحقین بہت غم میں مبتلا ہیں۔ لڑکا بہت لائق تھا اور کئی ایک صفات کا حامل تھا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے ——— اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد احمد یحییٰ ہیڈ ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول گنٹھیالیاں)

وصایا

وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو جلد اطلاع کر دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۰۸ :- میں مبارکہ بیگم زوجہ ممتاز احمد خان قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت اپنی جائیداد کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جائیداد حسب ذیل ہے:

حق مہر/۱۵۰۰ پندرہ صد روپیہ جو خاوند کے ذمہ ہے۔ طلائی کانٹے وزنی گیارہ ماشے ۹۲/- طلائی نکلس وزنی ڈیڑھ تولہ ۱۵۰/- کل مالیتی ۱۷۴۲/-

میں اپنی جائیداد جو کہ ۱۷۴۲/- روپے بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ لیکن حق مہر ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کسی قسم کی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- مبارکہ بیگم

گواہ شد:- سخاوت حسین خان ولد الطاف حسین سکنہ احمد نگر

گواہ شد:- مختار احمد بقلم خود ولد واحد علی خان احمد نگر۔

نمبر ۱۵۰۰۹ :- میں فاطمہ بیگم زوجہ سخاوت حسین خان شاہجہانپوری قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائیداد منقولہ حق مہر چار صد روپیہ خاوند کے ذمہ ہے۔ طلائی کانٹے ۱/۲ تولہ ۱۲۵/- نقد ۵۰/- کل ۵۷۵ روپے میں ۵۷۵/- روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کسی قسم کی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- فاطمہ بیگم

گواہ شد:- مسعود احمد ولد محمد حسین کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:- عبدالمجید خان ولد محمد لطیف خان احمد نگر کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ

نمبر ۱۵۰۱۲ :- میں محمد طفیل ولد دین محمد قوم کشمیری بٹ پیشہ دستکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸؍فروری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد قادیان میں ایک کنال زمین سفید برائے تعمیر مکان سکنی محلہ دارالرحمت مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے پر خریدی تھی۔ اس کے کلیم میں مجھے تین ہزار روپیہ کی پرچی ملی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ جب مجھے سرکار سے رقم ملی۔ تو تین سو روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا دوں گا

اس کے علاوہ اگر میں زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اس کی اطلاع صدر انجمن کو کر دوں گا۔ نیز میں پارچہ بافی کا کام کرتا ہوں اس ذریعہ سے جو بھی مجھے آمد ہوگی اس کا دسواں حصہ بھی ماہوار صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر کے رسید حاصل کرتا رہوں گا لہذا یہ وصیت تحریر کر دی ہے کہ سند رہے ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء

مکرر یہ کہ بموجب ہدایت مشیر قانونی صاحب تحریر ہے کہ میری آمد پارچہ بافی کی معین نہیں تاہم اندازاً بیس پچیس روپے ماہوار اوسطاً ہے۔ بہر حال کم ہو یا زیادہ خدا کے ساتھ سودا ہے۔ میں اصل ماہوار آمد کے مطابق عشر ادا کرتا رہوں گا

العبد:- محمد طفیل ولد دین محمد بٹ کشمیری

گواہ شد:- شیخ محمد نصیب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں۔

گواہ شد:- نذیر احمد خان پنشنر سپاہی خانقاہ ڈوگراں

نمبر ۱۵۰۱۰ :- میں حمیدہ بی بی بنت صوفی محمد عثمان قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت یہ ہے۔ پندرہ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ زیور یہ ہے ہار سونے کا وزن دو تولے قیمت ۲۳۰/- روپے۔ انگوٹھی سونے کی وزن قریباً چار ماشہ۔ قیمت چالیس روپے۔ تین آنے نقد ۵/۷ روپے۔ میں اپنی جملہ جائیداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری اس جائیداد میں کوئی اضافہ ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:- حمیدہ بی بی بنت محمد عثمان صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد:- محمد عثمان والد موصیہ ملازم میاں محمود احمد خانصاحب دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد:- بشیر احمد کارکن دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ

نمبر ۱۵۰۱۱ :- میں نذیر احمد خان ولد منظور خان قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اڑھائی کنال زمین موضع .... ضلع منٹگمری ہے (۲) جالندھر والے مکان کا کلیم فارم پاکستان میں نو ہزار روپے کا دیا ہوا ہے (۳) پنشن میری ۱۲/۸ ماہوار ہے جس کا دسواں حصہ ... ماہ بماہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا اور اس پر بیشمار ہوں گا۔

اراضی کی پیداوار کا بھی ہر چھ ماہ بعد دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ مکان کا کلیم منظور ہونے پر جس قدر منظوری ہوگی اس کا بھی دسواں حصہ ادا کر دوں گا۔ یا اگر نقدی کے عوض پاکستان میں کوئی مکان ملا تو اس کی قیمت کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

یہ بھی تحریر کر دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع انجمن کو دوں گا اور اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لہذا یہ وصیت تحریر کر دی ہے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے

العبد:- نذیر احمد خان ولد منظور خان خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد:- محمد طفیل بٹ سیکرٹری مال خانقاہ ڈوگراں۔

گواہ شد:- محمد نصیب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں

انگلستان میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۳)

نماز عید سے شروع ہوا۔ مولود خانصاحب نے امامت کی اور مقتدیوں کچھ مسجد میں تھے بقیہ کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مسجد سے باہر آواز پہنچائی گئی۔ نماز کے بعد اپنے خطبہ میں امام صاحب نے اس چیز پر زور دیا کہ کسی مذہبی عقیدہ یا اصول کا ماننا بے معنی ہے جب تک کہ اس کے ماننے والوں کے اخلاق و عادات میں خاص تبدیلی نہ پیدا ہو۔ امام صاحب نے کہا کہ آج سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ ایک طرف تو مذہب کی حقیقت کو سمجھا نہیں جاتا اور دوسری طرف مادہ پرستی پر زور دیا جاتا ہے

مہمانوں کو خطاب کرتے ہوئے امام صاحب نے اسلام کے عالمی مذہب ہونے پر بہت زوردار تقریر کی جس کی بنیاد توحید الٰہی اور اتحاد بنی نوع آدم پر مبنی ہے

(باقی)

ضلع کچھار کے سرحدی علاقے

بھارتی فوج کے حوالے کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۷؍جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت آسام نے ضلع کچھار کے تمام سرحدی علاقے بھارتی فوج کے حوالے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اب بھارتی فوج کے سپاہی ساری سرحد پر نئی خندقیں کھود رہے ہیں۔ بھارتی فوج اور پولیس کے افسر اس سلسلے میں بھارت اور پاکستان کی سرحد کا معائنہ کر چکے ہیں۔

ترک فوج کی چھٹیاں منسوخ

استنبول ۱۷؍جولائی ترکیہ نے کل اپنے تمام فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دیں اور افسروں کو حکم دیا ہے کہ فوراً اپنے یونٹوں میں پہنچ جائیں۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق جنوبی ترکیہ دانا کے ہوائی اڈے پر امریکی جیٹ طیارے بھی اترے ہیں۔

شاہ حسین کی درخواست پر برطانوی فوج اُردن پہنچ گئی

امریکہ نے دس ہزار فوج جنوبی ترکیہ میں اُتار دی

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل دارالعوام میں اعلان کیا کہ شاہ حسین کی درخواست پر برطانوی فوج اردن بھیج دی گئی ہے۔ ادھر امریکہ نے اپنی دس ہزار فوج جنوبی ترکیہ میں اتار دی ہے۔ شاہ حسین نے کہا ہے کہ برطانوی فوجیں اردن ان کو دشمنوں سے بچانے کے لئے عارضی طور پر آئی ہیں جنہوں نے ہمیں نرغے میں لے رکھا ہے

حکومت اردن کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی فوجیں اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ اکاون کے تحت اردن میں داخل ہوئی ہیں جس میں حفاظتی کونسل کی طرف سے کوئی مناسب کارروائی ہونے تک مسلح حملے کے خلاف دفاع کا انفرادی اور اجتماعی حق دیا گیا ہے۔

اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ دوست ملکوں سے فوجی امداد طلب کرنے کا فیصلہ شاہ حسین کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں کیا گیا جس میں پارلیمنٹ کے ارکان شریک تھے۔ برطانوی فوجیوں کے علاوہ کل بحرین سے امریکی طیاروں کے ذریعے بہت بڑی مقدار میں تیل بھی اردن پہنچایا گیا۔ پہلے اردن عراق سے تیل حاصل کرتا تھا۔ لیکن وہاں بغاوت کے بعد سے اردن کو تیل ملنا بند ہو گیا ہے۔ ایک تیل بردار بحری جہاز بھی جلد ہی اردن کی بندرگاہ عقبہ پہنچنے والا ہے۔

برطانوی فوجیں کل صبح قبرص کے دارالحکومت نکوسیا سے طیاروں کے ذریعے اردن کے صدر مقام عمان پہنچنا شروع ہوئیں۔ ان کا پہلا دستہ مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ایک بجے دوپہر عمان کے ہوائی اڈے پر اترا

امریکہ نے مغربی جرمنی سے اپنی دس ہزار فوج ترکیہ بھیج دی ہے۔ یہ فوج ڈیڑھ سو طیاروں کے ذریعہ جنوب وسطی ترکیہ کے ہوائی اڈے عدانہ پر کل رات اتر گئی۔ عدانہ شام کی سرحد کے قریب واقع ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے ایک سچے نبی تھے۔ لیکن پولوس وغیرہ نے آپ کو رومیوں کے سامنے پیش کیا تو آپ کو رومیوں کے سب سے بڑے دیوتا جوپیٹر کے لباس میں پیش کیا۔ اور بہت سی رسومات جو رومی جوپیٹر کی تکریم میں ادا کرتے تھے ان کو عیسائیت میں داخل کر لیا۔ بلکہ یسوع مسیح کی پیدائش کا دن ہی بدل دیا اور ۲۵ دسمبر مقرر کر لی جو رومی دیوتاؤں میں جوپیٹر یعنی سورج دیوتا کی پیدائش کا دن سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرز پر مسلمانوں کے سامنے یسوع مسیح کو بطور خاتم النبیین پیش کر کے یہی فریب کیا گیا ہے۔ اور ہمارے غلط عقائد سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے عقیدہ میں عیسائیوں کو صغریٰ اور کبریٰ تو مل ہی گئے تھے کہ

(۱) خاتم النبیین وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

(۲) حضرت عیسےٰ علیہ السلام سب نبیوں سے آخر زمین پر موجود ہوں گے اور سب نبیوں کے بعد وفات پائیں گے۔

چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس صغریٰ و کبریٰ کا لازمی نتیجہ پیش کر دیا کہ اس لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام خاتم النبیین ہیں۔

دھوکہ اس لئے کہ عیسائی تو یسوع مسیح کو نبی مانتے ہی نہیں لیکن مسلمانوں کے غلط عقیدہ کی وجہ سے انہیں دھوکہ دینے کے لئے آپ کو خاتم النبیین ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ترکیہ اور ایران کی سرحدوں پر رُوسی فوجوں کا اجتماع

آج سے بری، بحری اور فضائی مشقیں شروع ہو رہی ہیں

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ روس نے ترکیہ اور ایران کی سرحدوں پر بہت بڑی تعداد میں اپنی بری، بحری اور فضائی فوجیں جمع کر دی ہیں اور کل سے یہ فوجیں زبردست جنگی مشقیں شروع کرنے والی ہیں۔ ماسکو ریڈیو کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ مشقیں روسی فوجوں کو مقابلے کے لئے بالکل تیار رکھنے کی غرض سے کی جا رہی ہیں۔

بحری مشقیں بحیرہ اسود میں ترکیہ کے ساحل کے قریب ہوں گی اور بری اور فضائی افواج کی مشقیں ترکیہ اور ایران کی سرحد پر روسی ترکستان اور قفقاز کے علاقوں میں ہوں گی۔

ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق روس کی بری فوج کے کمانڈر انچیف مارشل اندرے گریشکو جو نائب وزیر دفاع بھی ہیں قفقاز کے علاقے میں اور ماسکو کے فوجی سربراہ مارشل کیرل میرتسکوف ترکستان کے علاقے میں ان مشقوں کی کمان کریں گے۔

ایجنسی فرانس کے سیاسی نامہ نگار نے کہا ہے کہ عراق اور لبنان کی نازک صورتِ حال کے پیش نظر ترکیہ اور ایران کی سرحدوں پر روس کی یہ زبردست جنگی مشقیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔

نامہ نگار نے کہا ہے کہ روسی فوجوں کا یہ اجتماع اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ حکومت روس کل ہی لبنان سے امریکی افواج کے انخلاء کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ دھمکی دے چکی ہے کہ وہ موجودہ صورت حال کی خاموش تماشائی نہیں رہے گی۔ اور مشرق وسطیٰ میں امن اور استحکام کے تحفظ کے لئے جو قدم مناسب سمجھے گی اٹھائے گی۔

نامہ نگار نے مزید بتایا ہے کہ روس اس سے پہلے بھی مشرق وسطیٰ میں بحران پیدا ہونے پر اس علاقے میں بڑے پیمانے پر جنگی مشقیں کر چکا ہے۔

چند اور ملکوں نے باغی حکومت کو تسلیم کر لیا

لنڈن ۱۸ر جولائی کچھ اور کمیونسٹ ملکوں یوگوسلاویہ، شمالی ویٹ نام، چیکوسلوواکیہ، رومانیہ اور پولینڈ نے عراق کی جمہوریہ (باغی حکومت) کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے قبل روس، کمیونسٹ چین، متحدہ عرب جمہوریہ اور یمن نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴